## ۱۶۱واں باب

# نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا زینبؓ سے نکاح اور اُس پر قرآن کا بیانیہ

## سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب [۳۳-۲۱ واتل ما اوحی اور ۲۲ومن یقنت]

نزولی ترتیب پر ۱۱۵ویں تنزیل، ۲۱ویں پارے میں سورۃ نمبر ۳۳ [آیات ۳۶-۴۸]



| | |
|---|---|
| زینب رضی اللہ عنہا کی یکے بعد دیگرے دو شادیوں کا منصوبہ | ۱۰۴ |
| زیدؓ اور زینبؓ کے رشتہ ازدواج کا ٹوٹ جانا | ۱۰۵ |
| منہ بولے بیٹا بنانے کی رسم کی قباحتیں | ۱۰۵ |
| کیا اِس رسم کی ممانعت کافی نہیں تھی؟ | ۱۰۶ |
| منافقین کا اِس شادی کے خلاف پروپیگنڈا | ۱۰۷ |
| سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیات ۳۶تا۴۸ | ۱۰۸ |

۱۶۱واں باب

# نبی ﷺ کا زینبؓ سے نکاح اور اُس پر قرآن کا بیانیہ

## [سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیات ۳۶-۴۸]

## عزیز و حکیم، رب العالمین کا

### زینب رضی اللہ عنہا کی یکے بعد دیگرے دو شادیوں کا منصوبہ

پچھلے برس رسول اکرم ﷺ نے اپنے چہیتے منہ بولے بیٹے زیدؓ کا رشتہ اپنی پھوپھی زاد کزن، سیّدہ زینب بنت جحشؓ پر بھیجا تھا۔ زینب رضی اللہ عنہا اپنی عالی نسبی کی بنا پر ایک آزاد کردہ غلام کی زوجیت میں نہیں جانا چاہتی تھیں اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر والے بھی اس رشتے پر مطمئن نہیں تھے۔ لیکن آپؐ کے پیشِ نظر معاشرے میں اسی نسبی تفوق [خاندانی/نسلی برتری] کو مٹا کر تقویٰ، دین سے تعلق اور اُس کے لیے قربانیوں کو معاشرے میں عزت و احترام کا پیمانہ بنانا تھا۔ چناں چہ آپؐ نے حکم دیا کہ یہ رشتہ ہو، سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے انکار پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جسے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی ۳۶ویں آیت کے طور پر درج کروایا۔

| | |
|---|---|
| وَ مَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّ لَا مُؤۡمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗۤ اَمۡرًا اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ مِنۡ اَمۡرِہِمۡ ؕ وَ مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیۡنًا ﴿۳۶﴾ | کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اُن کے لیے اپنے اُس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار باقی رہ جائے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔ |

اس آیہ مبارکہ کے آجانے کے بعد سیّدہ زینبؓ نے سرِ تسلیم خم کر دیا، اور اُن کی شادی زیدؓ سے ہو گئی اور وہ نبی ﷺ کی بہو بن کر زیدؓ کے گھر آ گئیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیشِ نظر تو اِس سے آگے بھی کچھ حکمتیں اس رشتے میں پوشیدہ تھیں جسے وہی جانتا تھا۔ اللہ کے منصوبے میں تو اس رشتے کو جلد ہی طلاق پر ختم ہونا ہے اور منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بہو کو اپنے سسر کے نکاح میں جا کر دنیا پر عملی طور پر ثابت کر دینا ہے کہ اِن رشتوں کی کوئی اہمیت و حقیقت نہیں، خود رسول عربیؐ کو بھی اُس موقع پر جب آپ اپنے محبوب و عزیز بیٹے کا رشتہ کرنا چاہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے سے آگہی نہیں تھی۔

## زیدؓ اور زینبؓ کے رشتہ ازدواج کا ٹوٹ جانا

اس رشتے کی تفصیلات پچھلے صفحات میں آ چکی ہیں۔ یہ رشتہ نہیں چل پایا، باوجود رسول اللہؐ کی خواہش کے کہ یہ رشتہ نہ ٹوٹنے پائے ، اللہ کی مرضی پوری ہوئی، وہ چاہتا تھا کہ طلاق واقع ہو اور اللہ کا نبیؐ آگے بڑھ کر منہ بولے رشتوں کی حرمت کو تا قیامت ختم کرنے کا اعلان اس طرح کرے کہ خود اپنے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے نکاح کر لے۔ اس معاملے میں خالق کائنات کی پرزور حکمت یوں سامنے آتی ہے کہ یہ نکاح اللہ نے اپنے حکم سے، گویا آسمانوں میں منعقد کر دیا اور آپ کو اِس کی اطلاع دے دی:

| | |
|---|---|
| فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝37 | پھر جب زیدؓ نے اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا تو ہم نے اُس کو (زینب کو) تمھارے نکاح میں دے دیا تا کہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی ابہام نہ رہے جب کہ وہ اُن سے اپنا تعلق توڑ چکے ہوں اور اللہ کا حکم تو عمل میں آنا ہی تھا۔ |

بنو قریظہ کے محاصرے کے دوران ہی یہ آیات نازل ہوئیں، آپ نے سیّدہ زینبؓ کو اپنی بیویوں میں شامل کر لیا اور ولیمہ کی دعوت فرمائی۔ اِس کام کی وجہ تو خود اللہ تعالیٰ نے بتا دی کہ لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ یعنی مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی ابہام نہ رہے۔ قرآن کے طالب علموں کے ذہن میں یہ سوال آتا ہے کہ اِس قدیم رسم یا طریقے میں آخر ایسی کیا بُرائی تھی کہ اللہ نے اس کو مٹانا لازمی چاہا اور وہ بھی بنفسِ نفیس براہِ راست اپنے نبی کی ذات گرامی کے ذریعے؟

## منہ بولے بیٹا بنانے کی رسم کی قباحتیں

اس رسم میں برائی یہ تھی کہ اللہ نے نکاح، طلاق، وراثت، حیا اور پاکیزہ زندگی کے جو اصول و مقاصد مسلمانوں اور اسلامی سوسائیٹی کے لیے مقرر کیے تھے، یہ رسم اُن اصولوں سے ٹکراتی اور مقاصد کو پورا نہ ہونے دیتی تھی۔ یہ رسم سورہ بقرہ، سورہ نساء، سورہ نور اور سورہ احزاب میں مقرر کردہ اسلامی اصول وضوابط کے ساتھ ہم آہنگ (compatible) نہیں تھی۔

منہ بولا بیٹا (adopted son) وراثت میں سے حصہ پاتا تھا جب کہ اللہ نے غیر صلبی بیٹے بیٹیوں کے لیے / یا غیر خونی رشتہ داروں کے لیے وراثت میں کوئی حصہ نہیں رکھا، یہ اصلی حق داروں کا حق مار کے ایک غیر حقیقی

رشتہ دار کو وراثت میں حصہ دلاتی ہیں۔ یہ سورہ نساء کے احکاماتِ وراثت سے ٹکراتا ہے۔اسی طرح بیٹا بنانے والے باپ یاماں کی جو اصلی بیٹیاں ہیں اُن کو یہ رسم بہن قرار دے کر اُن سے اِس کے نکاح کو حرام کر دیتی ہے، جب کے نکاح و طلاق کے جو قوانین سورہ بقرہ اور نساء میں آئے ہیں، وہ اِس سے نکاح کو حرام قرار نہیں دیتی ہیں۔ کسی کو بیٹا بنانے سے اُس کی بنی ہوئی ماں، اپنے شوہر کے مرنے یا طلاق پانے کے بعد بنے ہوئے بیٹےَ سے اور بنے ہوئے بیٹے کے مرنے یا اُس کے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اُس کی بیوہ یا مطلقہ بیوی سے باپ شادی نہیں کر سکتا، جب کہ اللہ نے ایسی کوئی قید نہیں لگائی۔ اِسی طرح سے جس کو بیٹا بنایا جاتا ہے پھر وہ اپنے بنے ہوئے باپ کے گھر میں آزادانہ ماں بہنوں اور خاندان و قبیلے کی دیگر خوتین سے آزادانہ بغیر پردے کے مل سکتا ہے اور سگے بھائیوں اور بیٹوں کی مانند تنہائی میں بے تکلفانہ گفتگو اور گپ شپ کر سکتا ہے، منہ سے کہہ کر لا کھ کسی کو بہن بھائی یا بیٹا بنالیں، اُن میں تقدس کے وہ جذبات نہیں پیدا ہوتے جو اصلی رشتوں میں ہوتے ہیں اور شیطان کی اکساہٹ پر بدکاری کے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں، یہاں سورہ احزاب اور سورہ نور میں پردے کے احکامات مجروح ہوتے ہیں۔اسلامی معاشرے سے حیا کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے جو اِس کے بنیادی اداروں میں سے ایک ہے۔بنا ہوا بیٹا اپنی زبردستی بن جانے والی بہن سے شادی نہیں کر سکتا جس کی ممانعت کی اسلامی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

## کیا اِس رسم کی ممانعت کافی نہیں تھی؟

اسلام کے اعلان سے لوگ اس بات کو اگرچہ مان لیتے کہ یہ رشتے بس منہ سے بولے ہوئے ہیں، حقیقی رشتے نہیں ہیں محض خیالی اور جعلی ہیں، مگر منہ بولی ماں اور منہ بولے بیٹے کے درمیان منہ بولے بھائی اور بہن کے درمیان، منہ بولے باپ اور بیٹی کے درمیان، منہ بولے خسر اور بہو کے درمیان شادی کو لوگ بہت ہی برا بلکہ کھلی بدکاری ہی جانتے اور ان کے درمیان بے پردگی، اختلاط اور آزادانہ میل جول بھی بالکل ختم نہیں ہو پاتا۔ اس لیے لازمی تھا کہ یہ منہ بولا بیٹا بنائے جانے کی رسم اِس قوت سے نیست و نابود کر دی جائے کہ مسلمانوں کے درمیان اور تا قیامت آئندہ آنے والی اُن کی نسلوں میں کسی کے دل میں اِس رسم کو اختیار کرنے کا خیال بھی نہ آئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود رسول اللہ ﷺ کو اس رسم کو توڑنے کے لیے کھڑا کر دیا، اُنھوں نے اپنے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی کو اپنی بیویوں میں شامل کر لیا، یوں یہ رسم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی۔ جو کام اللہ کے نبیؐ نے خود کیا ہو، اور اللہ نے اُس کو حکم دے کر کروایا ہو اُسے ناجائز کہنے یا ویسا کام کرنے پر

اب کوئی مسلمان ملامت زدہ نہ ہو سکتا ہے اور نہ کیا جا سکتا ہے۔ اب کوئی منہ بولا بیٹا وراثت میں اپنا حصہ مانگے تو اُس کے جائز حق دار اُس کو ہرگز نہیں لینے دیتے۔

## منافقین کا اِس شادی کے خلاف پروپیگنڈا

دورانِ محاصرہ یہود تو اپنی جانوں کی خیر منا رہے تھے اور مشرکین قبائل اور قریش اور بدو قبائل تو ابھی شکست کھا کر ناکام و نامراد خندق سے اُٹھ کر گھر واپس پہنچے تھے۔ یہ لوگ تو اس قابل نہیں تھے اور اتنے پست ہمت ہو گئے تھے کہ پروپیگنڈے کی کوئی مہم نہیں چلا سکتے تھے۔ لیکن منافقین نے جو مسلمانوں کی صفوں میں گھسے ہوئے تھے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے اور اُن کی اخلاقی برتری کو ضرب لگانے کے لیے یہ افسانے گھڑنے شروع کر دیے کہ (معاذاللہ) آپؐ اپنی بہو کو دیکھ کر عاشق ہو گئے تھے، بیٹے کو جب معلوم ہوا تو اُس نے بیوی کو طلاق دے دی، اور باپ نے اپنے بیٹے کی مطلقہ سے شادی کر لی۔ سیّد مودودیؒ تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں:

"یہ بات صریحاً لغو تھی۔ حضرت زینبؓ حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ بچپن سے جوانی تک اُن کی ساری عمر آپؐ کے سامنے گزری تھی۔ کسی وقت ان کو دیکھ کر عاشق ہو جانے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا تھا۔ پھر آپؐ نے خود اصرار کر کے حضرت زیدؓ سے ان کا نکاح کرایا تھا۔ ان کا سارا خاندان اس پر راضی نہ تھا کہ قریش کے اتنے اُونچے گھرانے کی لڑکی ایک آزاد کردہ غلام سے بیاہی جائے۔ خود حضرت زینبؓ بھی اس رشتے سے ناخوش تھیں۔ مگر حضورؐ کے حکم سے سب مجبور ہو گئے، اور حضرت زیدؓ کے ساتھ ان کی شادی کر کے عرب میں اس امر کی پہلی مثال پیش کر دی گئی کہ اسلام ایک آزاد کردہ غلام کو اُٹھا کر شُرفائے قریش کے برابر لے آیا ہے۔ اگر فی الواقع حضورؐ کا کوئی میلان حضرت زینبؓ کی جانب ہوتا تو زید بن حارِثہ سے ان کا نِکاح کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی، آپؐ خود ان سے نِکاح کر سکتے تھے۔ لیکن بے حیا مخالفین نے ان سارے حقائق کے موجود ہوتے یہ عشق کے افسانے تصنیف کیے، خوب نمک مرچ لگا لگا کر ان کو پھیلایا اور اس پروپیگنڈے کا صور اس زور سے پھونکا کہ خود مسلمانوں کے اندر بھی ان کی گھڑی ہوئی روایات پھیل گئیں۔" [تفہیم القرآن، جلد سوم صفحہ ۶۴،۶۵]

آیئے اب ہم کلام مجید سے اُن آیات کی تلاوت و مطالعہ کریں جو اِس ضمن میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے نازل فرمائی تھیں، جن میں نبیؐ کی تعظیم و توقیر کی ہدایت کی گئی اور بتایا گیا کہ یہ نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۟ۙ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾

کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اُن کے لیے اپنے اُس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار باقی رہ جائے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو کھلی گمراہی میں پڑ گیا ﴿۳۶﴾ وہ موقع یاد کرو جب تم اُس شخص سے، جس پر اللہ نے بھی احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا تھا بار بار کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو نہ چھوڑ اور اللہ سے ڈر۔ یہ کہتے وقت تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ کھولنا چاہتا تھا، تم لوگوں سے ڈر رہے تھے، حالاں کہ اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو پھر جب زیدؓ نے اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا تو ہم نے اُس کو (زینب کو) تمھارے نکاح میں دے دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی ابہام نہ رہے جب کہ وہ اُن سے اپنا تعلق توڑ چکے ہوں اور اللہ کا حکم تو عمل میں آنا ہی تھا ﴿۳۷﴾ نبی کو کوئی رکاوٹ ایسے کسی کام میں جسے اللہ نے اُس پر لازم کر دیا ہو مانع نہیں ہوتی۔ یہی اللہ کی سنت اُن کے معاملہ میں رہی ہے جو پہلے گزر چکے ہیں اور اللہ کا حکم ایک قطعی طے شدہ فیصلہ ہوتا ہے۔ ﴿۳۸﴾ جو لوگ اللہ کے پیغامات پہنچانے والے تھے وہ بس اُسی سے ڈرتے تھے اور ایک اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے، اور حساب کے لیے بس اللہ ہی کافی ہے ﴿۳۹﴾

کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اُن کے لیے اپنے اُس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار باقی رہ جائے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو وہ اسلام سے دور ہوا اور کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔ اے نبیؐ، وہ موقع یاد کرو جب، ہم تمھیں اطلاع دے چکے تھے کہ منہ بولے بیٹے کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوتی، اور اِس بات کو ذہنوں میں اس طرح راسخ کرنے کے لیے کہ کوئی شبہ باقی نہ رہے، ہم نے طے کر لیا ہے کہ تمھارے منہ بولے بیٹے زیدؓ کی بیوی زینبؓ کو تمھاری بیویوں میں شامل کر دیں گے، تمھیں اس بات کا ڈر تھا کہ اس شادی پر تمھارے اور اسلام کے خلاف مخالفین پروپیگنڈہ کریں گے۔ یاد رہے کہ زیدؓ تو وہ ہے کہ جس پر اللہ نے انعام کیا کہ غلامی سے نکال کر اپنے نبیؐ کے گھر لے آیا اور جس پر اللہ کے نبیؐ نے اس حد تک انعام کیا کہ اُس پر اپنی محبتیں نچھاور کر دیں اور باوجود اپنی پھوپھی زاد بہن زینبؓ کی نارضامندی کے، اُس آزاد کردہ غلام کی قریش کے اعلیٰ ترین گھرانے کی اِس شہزادی سے شادی کرا دی۔ تم اُس شخص (زیدؓ) سے، جس پر اللہ نے بھی احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا تھا بار بار کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو نہ چھوڑ اور اللہ سے ڈر۔ زیدؓ سے یہ کہتے وقت تم اپنے دل میں اللہ کی بتائی ہوئی وہ بات چھپائے ہوئے تھے کہ رسم و رواج کو توڑنے کے لیے زینبؓ کو تمھاری بیویوں میں شامل ہونا ہے، یہ تو وہ بات تھی، جسے اللہ کھولنا چاہتا تھا، تم اس بات کو ظاہر کرنے پر لوگوں سے ڈر رہے تھے، حالاں کہ اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو پھر جب اللہ کے طے شدہ منصوبے کے مطابق زیدؓ نے اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا تو ہم نے اُس کی مطلقہ بیوی کو تمھارے نکاح میں دے دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں سے شادی کے معاملہ میں کوئی ابہام و غلط فہمی نہ رہے جب کہ وہ اُن سے اپنا تعلق توڑ چکے ہوں اور اللہ کا حکم تو عمل میں آنا ہی تھا۔ نبی کو کوئی جھجک، ملامت یا رکاوٹ ایسے کسی کام کے کرنے میں جسے اللہ نے اُس پر لازم کر دیا ہو ہرگز مانع نہیں ہوتی۔ یہی اللہ کی سنت اُن تمام انبیاء کے معاملہ میں رہی ہے جو اِس آخری نبیؐ سے پہلے گزر چکے ہیں اور اللہ کا حکم ایک قطعی طے شدہ فیصلہ ہوتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے پیغامات پہنچانے والے نبی تھے وہ بس اُسی سے ڈرتے تھے اور ایک اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے لہٰذا اے محمدؐ تم بھی اُسی ایک اللہ سے ڈرو اور منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے نکاح کے معاملے میں کسی باتیں بنانے والے کی ملامت کا خیال نہ کرو، اور اِن افترا پردازوں سے حساب کے لیے بس اللہ ہی کافی ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ
لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ
٥٦ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ٥٦

(لوگو! حقیقت یہ ہے کہ)، محمدؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ﴿۴۰﴾ ٥٦

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا
كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ
الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ
كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ
يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا
كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى
اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَ بَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا
كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ
وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

اے ایمان والو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو ﴿۴۱﴾ اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو ﴿۴۲﴾ وہی تو ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ وہ تمھیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے، اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے ﴿۴۳﴾ جس روز وہ اپنے اللہ سے ملیں گے اُن کا استقبال [تحیّہ] سلام سے ہو گا اور اُن کے لیے اللہ نے بڑے اعزاز و اکرام والے اجر تیار کر رکھے ہیں ﴿۴۴﴾ اے نبیؐ، ہم نے تم کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر ﴿۴۵﴾ اور اللہ کی اجازت سے اُس کی طرف بلانے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے ﴿۴۶﴾ جو لوگ تم پر ایمان لائے ہیں اُن کو بشارت دے دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے ﴿۴۷﴾ اور کفار و منافقین کے چکر میں نہ آؤ۔ اُن کی ایذارسانی کو اہمیت نہ دو اور اللہ پر بھروسہ رکھو، وکالت اور بھروسے کے لیے تو بس اللہ ہی کافی ہے ﴿۴۸﴾

لوگو حقیقت یہ ہے کہ، محمدؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں پس آگاہ رہو کہ بنواسرائیل میں سلسلہ رسالت و نبوت ختم ہوا تھا اب بنواسماعیل میں بھی ختم ہو رہا ہے، مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں، اب قوانین الٰہی کو بتانے کے لیے کوئی اور رسول اور نبی نہیں آنا اسی لیے وہ تمام اصول و ضوابط کو بتا کر اور جاری کر کے دکھا رہے ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ۵۶

اے ایمان والو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ وہی تو ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ بھی تمھارے لیے دُعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمھیں ابلیس کی پھیلائی ہوئی تاریکیوں سے الہام کی روشنی میں نکال لائے، اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔ جس روز وہ مومنین اپنے اللہ سے ملیں گے اُن کا استقبال [تحیّہ] سلام سے ہو گا اور اُن کے لیے اللہ نے بڑے اعزاز و اکرام والے انعامات تیار کر رکھے ہیں۔ اے نبیؐ، ہم نے تم کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، اللہ کی اجازت سے اُس کی طرف بلانے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ پس، جو لوگ تم پر ایمان لائے ہیں اُن کو بشارت دے دو کہ ان کے لیے آنے والے دنوں میں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ کی طرف سے بڑی کامیابیاں منتظر ہیں یہ اللہ کا بڑا فضل ہے۔ اور کفار و منافقین کے شور و غوغا اور پروپیگنڈے کے چکر میں نہ آؤ۔ اُن کی ایذا رسانی، تکلیف دہ باتوں اور سازشوں کو اہمیت نہ دو اور اللہ پر بھروسہ رکھو، اعتماد و بھروسے کے لیے تو بس اللہ ہی کافی ہے۔

**پردہ کے ابتدائی احکام:** یہ نہایت ہی مناسب موقع تھا کہ جب مدینے میں اُن اصلاحی قوانین و ضوابط کے نفاذ کا آغاز کیا گیا جو ''حجاب'' (پردے) کے عنوان سے اسلامی فقہ و شریعت میں بیان کیے جاتے ہیں۔ اِن عملی اقدامات کا آغاز اس سورت سے کیا گیا، اور ان کی تکمیل ایک برس بعد سورۂ نور میں ہو پائی، جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کے طوفان سے نبٹا گیا۔